سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 5 ایس سی آر

دھرتی پکار مدن لال اگروال

بنام

کے۔آر۔نارائنن اور دیگران

24 نومبر 1997

[ایس۔سی۔اگروال، جی۔این۔رے، ڈاکٹر اے۔ایس۔آنند، ایس۔پی۔ بھروچا اور ایس۔راجندر بابو، جسٹسز]

انتخابات کا قانون:

صدارتی اور نائب صدارتی انتخابات ایکٹ، :1952

صدر اور نائب صدر کے انتخاب (آرڈیننس) 1997 کے تحت ترمیم شدہ دفعہ 5-بی اور 5-سی- چرن لال ساہو معاملے میں اس عدالت کی 7 ججوں کی بینچ نے پہلے ہی توثیق کی ہے- چرن لال ساہو معاملے میں دوبارہ غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مشق اور طریقہ کار:

مشترکہ عرضی۔قابل سماعت۔درخواست جسے الیکشن کم عرضی درخواست کے طور پر بیان کیا گیا ہے- فیصلہ ہوا، ایسی درخواست قابل سماعت نہیں ہے- آئین ہند- آرٹیکل 32۔

درخواست گزار نے آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت ایک مشترکہ عرضی دائر کی تھی جس میں اسے صدارتی اور نائب صدارتی انتخابات ایکٹ 1952 کی دفعہ 5-بی اور 5-سی کو چیلنج کیا گیا تھا۔اس عدالت نے درخواست گزار کو نشاندہی کی کہ اس طرح کی جامع درخواست قابل سماعت نہیں ہے۔ درخواست گزار نے عدالت سے استدعا کی کہ ان کی درخواست کو رٹ پٹیشن کے طور پر لیا جائے اور مدعاعلیہ نمبر 1 کے انتخاب کو کالعدم قرار دینے کے حوالے سے ان کی جانب سے مانگی گئی راحت کو حذف کیا جائے۔

درخواست مسترد کرتے ہوئے اس عدالت نے

عرضی گزار کی اس دلیل میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ چرن لائی ساہو بمقابلہ نیلم سنجیو ریڈی معاملے میں اس عدالت کے فیصلے پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔لہٰذا عرضی درخوست میں کوئی میرٹ نہیں ہے۔
[336-ایچ]

چرن لائی ساہو بمقابلہ نیلم سنجیو ریڈی، (1978) 1 ایس سی آر 1، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

اصل دائرہ اختیار : عرضی درخواست (سی) نمبر 1997 622۔

(آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت)

اٹارنی جنرل اشوک دیسائی، سالیسٹر جنرل ٹی آر اندھیاروجینا، سولی جے سوراب جی (سی ایل ساہو ذاتی طور پر، ایس کے بندوپادھیائے، (دھرتی پکرا اور ایم ایل اگروال)۔ان پرسن، پی ایچ پاریکھ، سمیر پاریکھ، محترمہ روچی کھرانہ، پی پرمیشورن، پلوشیشو دیا، سبرت برلا، این کے کول، منوج واڈ اور اے ایم کھانولکر شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ کس نے سنایا

ایس سی اگروال، جسٹس ۔ یہ درخواست درخواست گزار کی جانب سے ذاتی طور پر دائر کی گئی تھی ۔اسے الیکشن پٹیشن کم رٹ پٹیشن کے طور پر بیان کیا گیا ہے ۔عدالت کے سامنے اپنے دلائل کے دوران درخواست گزار کو بتایا گیا کہ اس طرح کی جامع درخواست قابل سماعت نہیں ہے اور درخواست گزار" درخواست کو آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت انتخابی درخواست یا رٹ پٹیشن کے طور پر دیکھنے کا انتخاب کر سکتا ہے ۔درخواست گزار نے استدعا کی کہ درخواست کو رٹ پٹیشن سمجھا جائے اور مدعا علیہ نمبر 1 کے انتخاب کو کالعدم قرار دینے کے حوالے سے ان کی جانب سے مانگی گئی راحت کو حذف کیا جائے ۔درخواست گزار کے مذکورہ بیان کے مطابق اس درخواست کو آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت دائر رٹ پٹیشن سمجھا گیا ہے اور ریلیف (اے)،(ڈی) اور (ایچ) کو حذف کر دیا گیا ہے ۔اس طرح یہ عرضی صدارتی اور نائب صدارتی انتخابات ایکٹ، 1952 (جسے بعد میں ایکٹ کہا جاتا ہے) کی دفعات 5بی اور 5سی کے جواز کو چیلنج کرنے تک محدود ہے، جس میں صدارتی اور نائب صدارتی انتخابات (ترمیمی) آرڈیننس، 1997 (1997 کا نمبر 13) کے ذریعہ ترمیم کی گئی ہے، جس کے بعد اسے 'آرڈیننس' کہا جاتا ہے۔ جہاں تک دفعہ 5بی اور 5سی کے جواز کو چیلنج کرنے کا تعلق ہے، جیسا کہ 1974 کے ایکٹ 5 کے ذریعہ ترمیم کی گئی تھی اور جیسا کہ وہ 1997 کے آرڈیننس کے نفاذ سے پہلے تھے، اس عدالت کی 7 رکنی بنچ نے چرن لال ساہو بمقابلہ نیلم سنجیو ریڈی، (1978) 1 ایس سی آر 1 میں برقرار رکھا ہے ۔آرڈیننس کے جواز کو اس عدالت کے سامنے ڈبلیو پی (سی) نمبر 293/97 اور 322/97 میں چیلنج کیا گیا تھا جسے بالترتیب 19 جون 1997 اور 11 جولائی 1997 کے حکم کے ذریعے خارج کر دیا گیا ہے ۔اس آرڈیننس کی جگہ صدارتی اور نائب صدارتی انتخابات (ترمیمی) ایکٹ، 1997 (1997 کا ایکٹ 35) نے لے لی ہے ۔مذکورہ ایکٹ کے جواز کو ڈبلیو پی (سی) نمبر ڈی 13334/97 میں چیلنج کیا گیا تھا اور مذکورہ رٹ پٹیشن کو 13 اکتوبر 1997 کے حکم کے ذریعہ خارج کر دیا گیا تھا۔

درخواست گزار نے کہا ہے کہ چرن لال ساہو بمقابلہ نیلم سنجیو ریڈی عدالت کے فیصلے پر نظر ثانی کی ضرورت ہے ۔ہمیں درخواست گزار کے مذکورہ بیان میں کوئی حقیقت نہیں ملتی ہے ۔لہٰذا اس رٹ پٹیشن میں کوئی میرٹ نہیں ہے اور اسی کے مطابق اسے خارج کر دیا جاتا ہے ۔درخواست گزار نے عدالتی فیس کی ادائیگی سے استثنیٰ کی درخواست بھی دائر کی ہے ۔ہم نے مذکورہ درخواست کا مطالعہ کیا ہے ۔مذکورہ درخواست کی اجازت ہے ۔

آر کے ایس

درخواست مسترد کر دی گئی ۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:16
I am the author of this
document